۶۱۹۴ع
احسن بیت
۶۱۹۵ع
اہلبیت کی نماز

از عنایت سید العلماء [illegible] اہل البیت [illegible]

رضویہ دار الاشاعت کا پہلا رسالہ

اہل بیت

۱۳۳۱ھ

(مصنفہ)

عالیجناب معلی القاب فخر الحاج و الزایرین عمدۃ الواعظین

حضرت رئیس الحکما مولانا السید محمد صالح صاحب قبلہ المتخلص بہ عرشی

مدظلہ العالی مادام الایام و اللیالی

بحسن انتظام اذل الناس سید فضل عباس ہاشمی

باہتمام عاصی محمد صادق مالک مطبع

صفدر پریس لکھنؤ [illegible]

ڈیڈیکیشن

عالیجناب معلی القاب سرکار شریعتمدار حجۃ الاسلام نائب الائمۃ المعصومین آیۃ اللہ فی العالمین رئیس الشیعہ تاج الشریعہ سند الفقہا العظام سید العلما الاعلام البحر الذخر آقائی آقا السید محمد باقر صاحب قبلہ مدظلہ العالی علی رؤس الموالی مجتہد اعظم ہندوستان کے نام نامی اور اسم گرامی پر بہ حیثیت آپکے فقیہ اہل البیت اور نائب امام انام ہونیکے یہ رسالہ معنون کیا جاتا ہے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

عاصی عرشی کان اللہ لہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا

یہ سورہ احزاب کے چوتھے رکوع کی پانچوین آیت کا آخری حصہ ہے جو آپکے سامنے تلاوت کیا گیا ہے۔

آیت تو مختصر سی ہے لیکن مطالب کا دریا کوزہ مین بند کیا گیا ہے۔ شناوروں نے اس سے ایسے ایسے موتی نکالے ہین کہ اُنپر اگر مخالف کی نظر پڑی ہو تو آب آب ہو گئے ہین اور موافق نے دیکھ لیا ہی تو آنکھین کھل گئی ہین دل روشن ہو گیا ہی اہل فن نے اس آیت کے متعلق مضامین لکھے ہین رسالے چھپوائے ہین اور ہر ایک نے بقدر استعداد اہل البیتؑ کی خدمت کی ہی اور کر رہے ہین فقیر نے بھی اپنی حقیر استطاعت سے جو کچھ اس آئینے مین دیکھا ہے پیش کرنا اپنا فخر سمجھا ہی۔ خدا شاہد ہے کہ نہ تو اس سے اپنی شہرت مقصود ہی نہ اپنے علم و کمال کو دکھانا منظور ہی بلکہ محض خدمت اہل البیت مطلوب ہے حضرات مبصرین سے التجا ہی کہ اسکو ملاحظہ فرماوین اور دعا کرین کہ فقیر کی یہ ناچیز خدمت قبول ہو اور عاقبت بخیر ہو۔

تمہید کسی عقل والے کو شاید اس سے انکار نہ ہو گا کہ علم کیساتھ عمل کا ہونا ضروری ہے اگر علم ہو اور عمل نہ ہو تو علم بیکار ہے اسی طرف شیخ سعدیؒ نے گلستان مین اشارہ کیا ہی

علم چندانکہ بیشتر خوانی ۔۔۔ چون عمل در تو نیست نادانی

قرآن مجید کی تلاوت کرنیوالے جانتے ہین کہ اس کتاب مقدس کے مبارک جملے

اور متبرک الفاظ دانست پیدا کرنے مین اعلیٰ درجہ کے معلم کا کام دیتے ہین -
علم ضرور رہوتا ہے لیکن بلا عمل -

اگر قرآن مجید مین عمل کی طاقت ہوتی - اگر قرآن مجید وضو کرکے بتا سکتا - نماز
پڑھکر دکھا سکتا تو دنیا مین ہرگز اختلاف عمل نہ ہوتا - مانا کہ اقیموا الصّلوٰۃ مین نماز کا
حکم ہے - لیکن جبتک کوئی نماز پڑھکر بتا نہ دیگا مسلمان نماز کیونکر پڑھین گے -
کہا جا سکتا ہو کہ رسالتمآبؐ کا عمل کرکے بتا دینا کافی ہو - بیشک میرا بھی یہی اعتقاد
ہو لیکن جو مسلمان حج بیت اللہ سے مشرف ہو چکے ہین اونہون نے دیکھا ہوگا کہ
ارد گرد چار مصلے بنے ہوئے ہین اور بیچ مین بیت اللہ ہو - چارونطرف نمازیو
صفین ہین ایک طرف تو سینہ پر ہاتھ رکھکر نماز پڑھی جا رہی ہے دوسریطرف
پیٹ پر ہاتھ رکھکر نماز ہو رہی ہے تیسری طرف ہاتھ کھولے ہوے نماز برپا ہے
چوتھی جانب زیر ناف ہاتھ رکھکر نماز قایم ہے جسکو دیکھکر کہنا پڑتا ہے کہ ان
سارے نمازیون کا کلمہ ایک خدا ایک کتاب ایک عمل کرکے بتانیوالا رسول
ایک اور عمل چار طرح پر ہو رہا ہے آخر یہ ماجرا کیا ہے - قرآن مجید مین تو صرف
اقیموا الصّلوٰۃ ہے - لیکن بیت اللہ کی چار دیواری کے اندر فیصلہ دشوار
ہو جاتا ہے کہ پیغمبر اسلام سینہ پر ہاتھ رکھکر نماز پڑھتے تھے یا پیٹ پر یا (معاذ اللہ)
زیر ناف ہاتھ رکھکر یا ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے تھے -

ایک سچا مسلمان یہ منظر دیکھکر تمیز نہین کر سکے گا کہ رسالتمآبؐ اقیموا الصّلوٰۃ پر
کیونکر عمل کرتے تھے اسلئے ہر زمانہ مین ہمین کچھ ایسے مصلّیون کی ضرورت ہے
جو ٹھیک ٹھیک اوسیطرح نماز پڑھکر بتا دین جسطرح رسالتمآبؐ کا عمل تھا اب ہمین
ایسے مصلّیون کا تلاش کرنا فرض ہوگیا ورنہ سارے عمل بیکار ہو جائینگے -
یہ تو خیال خام ہو کہ آپ نے ایسے مصلّیون کا پتہ نہ بتایا ہو اضرور بتایا ہوگا ورنہ

بہت بڑی حجت رہ جاتی اور تمام مسلمانون کے اعمال باطل ہونے کا الزام اوسیطرف عاید ہوتا۔ اسلئے بتایا اور کھلے لفظوںین بتایا معشر الناس انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی اہلبیتی ما ان تمسکتم بہما لن تضلوا ابعدی لن یفترقا حتی یردا علی الحوض فتعلموا منهم ولا یعلموا هم ینابیع المودت

اہل بیت کا کتاب اللہ کیساتھ قیامت تک کے لئے شریک کر دینا صریح اشارہ ہے اسطرف کہ مقصود خدا کے مطابق ہمارے عمل کے موافق اگر قرآن مجید کی کوئی عملی تعلیم لینا چاہو تو ہمارے اہل بیت سے حاصل کرو۔ جبتک انکا دامن ہاتھ مین ہے گمراہ نہ ہوگے۔ قیامت تک قرآن اور اہلبیت ساتھ ہی رہینگے اشارہ یہ ہے کہ جسطرح قرآن کا وجود باقی رہے گا اوسیطرح ہمارے اہل بیت کا وجود بھی باقی رہیگا اسی جہت سے قایم آل محمد کا وجود بھی ضروری ہوا ورنہ حدیث غلط ہوئی جاتی ہے۔

ہمین تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید محض لفظ ہی لفظ ہے اور اہل بیت اوسکے معنی ہین یہ بھی کھلی ہوئی بات ہے کہ لفظ ظاہر ہوتا ہے اور معنی مخفی ہوتا ہے لیکن ڈھونڈھنے والے معنی کو تلاش کر ہی لیتے ہین نہ تو معنی سے لفظ جدا ہے نہ لفظ سے معنی جدا ہے اسیطرح نہ اہل بیت قرآن سے جدا ہین نہ قرآن اہلبیت سے علنحدہ ہے اسی لئے آپ نے فرمایا لن یفترقا دور کیون جاؤ جسطرح لفظ مین سے معنی کو چاہتے ہو اوسیطرح قرآن سے اہل بیت کا پتہ لگالو۔

اس حدیث شریف نے یہ بھی بتادیا کہ قرآن مجید اگر مسلم علم ہے تو اہل بیت مجسم عمل ہین رسالتمآب کو اہل بیت کے صحت عمل پر اگر کامل وثوق اور اطمینان نہ ہوتا تو کبھی بھی امت سے یہ نہ فرماتے فتعلموا منهم اگر ذرہ برابر بھی آپکو شک ہوتا کہ کسطرح کسی چھوٹی سے چھوٹی آیت یا کسی ایک ہی لفظ کے معنی بتلانے یا عمل کرکے دکھانے مین

اہل بیت کیسکے محتاج ہون گے تو کبھی یہ نہ فرماتے ولا یعلموا ہم
اب ظاہر ہو گیا کہ اقیموا الصلوۃ کے صحیح معنی کا بتلانے والا اگر کوئی ہے تو اہل بیت
اور مقصود خدا و رسول کے مطابق عمل کرکے دکھانیوالا کوئی ہے تو یہی اہل بیت اسلئے
اہل بیت کو تلاش کرنا ہمپر واجب ہو گیا تاکہ دیکھین اقیموا الصلوۃ پر وہ کیونکر عمل کرتے ہین
امام شافعی صاحب نے اور مشکل مین ڈال دیا آپ فرماتے ہین کہ یا اھلبیت رسول اللہ
حبکم فرض من اللہ فی القرآن انزلہ کفاکم من عظیم القدر انکم من لم یصل
علیکم لا صلوۃ لہ پہلے تو اہل بیت کی معرفت صرف اسی لئے درکار تھی کہ دیکھین
وہ نماز کیونکر پڑھتے ہین تاکہ ہم بھی اوسیطرح نماز پڑھا کرین اب اسلئے بھی معرفت
لازمی ہو گئی کہ جبتک اُنپر درود نہ بھیجین گے نماز ہی ناقص رہے گی اور جب نماز
ہی ناقص ٹھرے گی تو بمفاد ان ردت رد سایر عملہ سارے اعمال مردود ہو جاتے ہین
اہل بیت کی شان ہمارے فہم سے بالاتر ہے ان کی عزت رسول کے نزدیک تو یہ ہے
دنیا بھر کے مسلمانون کا معلم بنا کر چھوڑا اور خدا کے نزدیک یہ ہے کہ ایک لاکھ
چوبیس ہزار پیغمبرون سے ان کی امتیازی شان جدا دکھائی ہے۔
آپنے پڑھا ہوگا قرآن مجید مین کہ جتنے انبیا سے خطاب ہوا ہے تو یا کے ساتھ
خطاب ہوا ہے عربی دانون سے پوچھیے تو وہ بتاوینگے کہ یا حرف ندا ہے پکارنیکے
وقت استعمال ہوتا ہے لیکن اگر کوئی دور ہو یا فاصلہ پر ہو یا کسی دوسری طرف متوجہ
ہو تو پکار کر متوجہ کیا جاتا ہے۔ یہان اہلبیت سے نہ کوئی دوری معلوم ہوتی ہے
نہ کچھ فاصلہ معلوم ہو رہا ہے بلکہ اسقدر قرب اور توجہ ہے کہ ان کو یا کے ساتھ
بھی پکارا نہیں جاتا بلکہ گھر کے ساتھ خطاب ہو رہا ہے جیسے کوئی گھر والون
سے باتین کرتا ہے۔
سارے قرآن مجید مین ہمین یہ آیت منفرد ملی ہے عمومیت ایسی ہے کہ نام تک لیا حرف

اہلبیت فرمایا گیا اور خصوصیت ایسی ہے کہ ضمیر کیساتھ خطاب ہو رہا ہے۔ اس لفظ کی عمومیت بتا رہی ہے کہ اہل البیت کو عام طور پر اہل اسلام جانتے ہین نام لینے کی ضرورت ہی کیا ہے اسلئے خدا نے صرف اہل البیت فرمایا اور رسالتمآب نے اہلبیتی فرمایا اسی کی پیروی کی امام شافعی نے کہ صرف اہلبیت رسول اللہ کہا۔ عام مفسیرین نے لفظ اہل البیت کی تفسیر مین دریا بہا دئے (۱) کسی نے کہدیا کہ اہل بیت سے ازواج رسول مراد ہین ۲۔ کسی نے دعوی کیا کہ اہل کسا مراد ہین ۳۔ کسی نے بیان کیا کہ ازواج تو نہین لیکن اہل کسا اور آل جعفر و عقیل و بنی عباس سبھی اہل بیت ہین ۴۔ کسی کا قول ہے کہ اہل کسا بھی مقصود ہین اور آل جعفر و عقیل و بنی عباس بھی مراد ہین اور ازواج بھی داخل اہل بیت ہین۔ ۵ کسیکی تحقیق یہ ہے کہ اہل کسا اور آل جعفر و عقیل و بنی عباس اور ازواج ہی نہین بلکہ واثلہ کا بیٹا اسقع اور جناب ام سلمہ کی صاحبزادی زینب بھی داخل اہل بیت ہین ان بیانات سے عقل حیران ہوتی ہے کہ آخر ہم کسکی بات مانین کس قول کو نہ مانین اسلئے بہتر ہوگا کہ ہم قرآن مجید ہی کی طرف رجوع کرین کہ کیا فیصلہ ملتا ہے۔ برادران اسلام آؤ ہم تم مل کر قرآن مجید ہاتھ مین لیکر خدا کو حاضر و ناظر جانکر انصاف کی نظر سے اسی آیت کے آئینہ مین دیکھین کہ اہلبیت کی جھلک اس مین پائی جاتی ہے یا نہین۔

اہل البیت کا پتہ دیکھئے آیت یہی ہے نا انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا تمام الفاظ تو سیدھے سادے ہین جسکو معمولی آدمی بھی سمجھ لیگا لیکن الرجس کو دیکھنا ہے کہ اسکے کیا معنی ہین ڈھونڈھنے سے لغت قرآن کے سورۂ مائدہ کے بارھوین رکوع کی چھٹی آیت نے اسکے معنی بتا سے ارشاد ہوتا ہے انما الخمر و المیسر و الانصاب و الازلام رجس (الخ)

عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون سوا اسکے کچھ نہین ہے کہ شراب اور جوا اور بت اور
پاسے۔ یہی رجس ہین جو شیطانی کام ہین پس تم ان سے بچتے رہنا اس بنا پر ترجمہ یون
ہوگا "اے اہل البیت اللہ نے ٹھان لیا ہے کہ شراب۔ جوے بت اور پاسے جیسی
ناپاک چیزون کو تم سے دور ہی رکھے"۔ معلوم ہوا کہ جس نے شراب پی ہو یا
جوے پاسے اور بت سے سروکار رکھا ہو وہ فہرست اہل بیت سے خارج ہے
اور اللہ کے ارادۂ تطہیر مین وہی داخل ہے جو ان چارون سے بچا ہو اسمین مرد و عورت
کی قید نہین ہے دوسرے مقام پر سورۂ توبہ کے بارہوین رکوع کی چھٹی آیت سیحلفون
باللہ لکم اذا انقلبتم الیھم لتعرضوا عنھم جب تم انکے پاس (جنگ تبوک سے) پلٹ کر
آؤگے تو عنقریب وہ تمہارے سامنے اللہ کی قسم کھائینگے تاکہ تم اونسے درگذر کرو
فاعرضوا عنھم تو تم انسے درگذر کرنا انھم رجس یقیناً وہ منافق ہین وماوٰھم جھنم
جزاء بما کانوا یکسبون اپنی کرتوت کے عوض جہنم مین جائینگے اس بنا پر ترجمہ یہ ہوگا
کہ "اے اہل البیت ہم چاہتے ہین کہ تمسے منافقت کو دور ہی رکھین"۔ تیسری جگہ الرجس
کی خاص اصطلاحی معنی سورۂ حج کے چوتھے رکوع کی پانچوین آیت کے آخری
حصہ مین فاجتنبوا الرجس من الاوثان پس اب تم بتون سے بچو الرجس ہین اس بنا پر ترجمہ
یون ہوگا "اے اہلبیت ہمنے ٹھان لیا ہے کہ تمسے بتون کو دور ہی رکھین" کیا مطلب ہم چاہتے
ہین کہ بت پرستی کا دھبہ تمہارے پاک دامن مین نہ لگنے پاے بلکہ تم خدا پرست ہی
ہوکر رہو۔ اس سے صاف کھل گیا کہ جسنے ابتدائے عمر سے انتہائے عمر تک بت پرستی کی
ہو وہی زمرۂ اہلبیت مین داخل ہوسکیگا۔ کہان گئی مفسرین کی وہ وسعت اتنو دائرہ
محدود ہوتا جارہا ہے۔ اسی سے اہل البیت کا عمل بھی معلوم ہوگیا۔
عرب مین کئی قبیلے تھے کئی خاندان تھے آخر اہلبیت کس خاندان سے ہونگے اسکا بھی پتہ لگانا پڑیگا
سورۂ ابراہیم کے پانچوین رکوع کی پہلی آیت سے خاندانکا بھی پتہ یاد رب اجعل ھذا البلد امنا واجنبنی

نعبد الاصنام" جناب ابراہیم نے عرض کی اے میرے پروردگار اس شہر کو امن و امان والا شہر قرار دیدے اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچائے" اس سے ظاہر ہو گیا کہ اہل البیت اولاد ابراہیم سے ہون گے۔ خاندان خلیل سے ہونگے بت پرست نہ ہون گے (بلکہ بت شکن ہون گے)

دیکھئے لفظ الرجس نے کتنا بڑا عقدہ کھول دیا۔ یہان تک جو کچھ بیان ہوا لغت قرآن سے بیان ہوا لیکن عرب کی زبان اتنی وسیع زبان ہے کہ کہین تو ایک ہی لفظ دس محل پر دس معنی بتاتا ہے کہین ایک ہی معنی کے لئے دس لفظ موجود ہین قرآن مجید مین ایک مقام پر الرجس اور بھی ہے کذلک یجعل الرجس علی الذین لایومنون اسیطرح بے ایمانون پر اللہ رجس کو مسلط کر دیتا ہے" معصوم سے عرض کیا گیا کہ یہان الرجس کے کیا معنی ہین ارشاد فرمایا شک"

اب آیت کا ترجمہ کیجئے" اے اہلبیت ہم چاہتے ہین کہ تم سے شک کو دور رکھین" لفظ شک عام ہے چاہے وہ خدا کی وحدانیت مین ہو چاہے نبی کی نبوت مین اس سے اہل بیت کے ایمان و یقین کا پتہ چل گیا۔

ان تصریحات نے بتایا کہ معرفت اہلبیت کا معیار خدا نے یہ مقرر کیا ہے کہ یہ بت پرست نہونگے خدا کی وحدانیت پر کامل یقین رکھتے ہونگے اہلبیت منافق نہ ہونگے۔ رسالتماب کی نبوت مین انھین شک ہو ہی گا نہین شر الخواری سے محفوظ ہون گے ان کا نسب خلیل اللہ سے ملتا ہوا ہو گا۔

اہلبیت ثابت کرنیکے لئے اگر کوئی اپنا سلسلہ اولاد اسمٰعیل سے جوڑ بھی دے تو نسب کی تحقیق سے ساری قلعی کھلجائیگی اور عمل سے جوہر کھل جائے گا۔

اب اس راز کے سمجھنے مین کچھ آسانی ہو چلی۔ پہلے اس لفظ کو ہم دیکھین کہ کیا ہے بظاہر تو لفظ اہلبیت دو لفظون سے مرکب معلوم ہوتا ہے اہل اور بیت لیکن یا یہ مین

کوئی خاص اصطلاح معلوم ہوتی ہے۔ اچھا تو پہلے ظاہر کو اچھی طرح سمجھ لین
اسی سلسلہ مین شاید باطن کا حال بھی مل جائے۔
سورہ قصص کے پہلے رکوع کی بارہوین آیت کو پہلے پڑھ لیجئے تو معلوم ہو کہ
اہل بیت کی اصطلاح کیا ہے اور یہ لفظ تذکیراً استعمال ہوتا ہے یا تانیثاً یا یہ کہ
دونون ہی پر شامل ہے۔ ارشاد ہے۔ وحرمنا علیہ المراضع من قبل فقالت
ھل ادلکم علی اھل بیت یکفلونہ لکم وھم لہ ناصحون اور ہمنے پہلے ہی سے اوس
دائیون کے اوپر حرام کر دئے تھے پس اوسکی بہن نے کہا مین تمھین ایسے اہلبیت کا
پتہ بتادون جو تمھاری طرف سے اوس بچہ کی کفالت بھی کرین اور وہ اوسکے
خیر خواہ بھی ہون۔ معمولی عربی دان بھی جانتے ہین کہ لفظ ھم جمع مذکر کی ضمیر
ہے جس سے پتہ چلا کہ قرآن مجید مین لفظ اہلبیت کا استعمال تذکیراً ہوتا ہے یہی سبب ہے
کہ آیت تطہیر مین بھی ضمیر جمع مذکر لائی گئی ہے فرق صرف یہی ہے کہ وہان غائب ہے یہان حاضر
اہل کے معنی مالک کے بھی آیا ہے دیکھو سورہ نسا کے چوتھے رکوع کی تیسری آیت کا وسط
حصہ فانکحوھن باذن اھلھن پس ان کنیزون سے انکے مالکونسے اجازت لیکر عقد کرو
بیت عربی زبان مین کسی جاندار کے شب باش ہونیکی جگہ کو کہتے ہین دیکھو سورۂ عنکبوت
کے چوتھے رکوع کی گیارہوین آیت مثل الذین اتخذوا من دون اللہ اولیاء
کمثل العنکبوت اتخذت بیتا وان اوھن البیوت لبیت العنکبوت لو کانوا یعلمون
جن لوگون نے خدا کو چھوڑکر اورون کو اپنا سرپرست بنالیا ہے اون کی مثال
اُس مکڑی کے ایسی ہے جس نے ایک مکان بنایا حالانکہ بودے سے بودہ مکان
مکڑی ہی کا ہے بشرطیکہ وہ جانتے ہون۔ اس تصریح سے معلوم ہو گیا کہ اہلبیت کے کیا
معنی ہین اور لفظ اہل بیت کا استعمال تذکیراً ہوتا ہے یا تانیثاً۔
اہل کے معنی مالک اور بیت کے معنی شب باش ہونے کی جگہ جسکو ہماری زبان مین

مکان کہتے ہین اب اہل بیت کا ترجمہ یون ہوگا "مالک مکان" یہ بھی مسلم ہے کہ زبان عربی مین جس لفظ پر الف اور لام داخل ہوتا ہے فائدہ تخصیص کا دیتا ہے تو ہم دیکھتے ہین کہ بیت پر الف لام موجود ہے اس بنا پر ہم اسکے مجاز ہین کہ اہل بیت کا ترجمہ یون کرین "خاص مکان کے مالک" یہان کہا جاسکتا ہے آخر وہ خاص مکان کون سا ہے اسلئے ضرورت ہوی کہ دیکھین قرآن مجید مین اس مکان کا کہین ذکر ہے تو اس مکان کا پتہ قرآن مجید مین سورہ آل عمران کے دسوین رکوع کی پانچوین آیت مین ملا ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا وھدی للعالمین یقیناً سب سے پہلا مکان جو آدمیون کے لئے بنایا گیا وہی ہے جو مکہ مین ہے وہ مکان برکت والا ہے اور عالمین کیلئے ہدایت ہے اسی بیت کی تعمیر دو ممتاز پیغمبرون نے کی پڑھو سورۃ البقر کے پندرہوین رکوع کی چھٹین آیت واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت واسمعیل اور اے رسولؐ اُسوقت کو یاد کرو جبکہ ابراہیم واسمٰعیل نے خاص اس گھر کی بنیادین اُٹھائین "اُسی بیت پر خدا نے الف لام تخصیص کا داخل کرکے خاص کرلیا اور سورہ قریش کی تیسری آیت مین یون اعلان کیا فلیعبد وارب ھذا البیت اس خاص مکان کے رب کی عبادت کرتے رہو جس سے معلوم ہوا کہ اس خاص بیت کا رب خود خدا ہے اور اہل بیت کو اس خاص مکان کا مالک بنا رہا ہے۔

البیت پر قبضہ کون نہین جانتا کہ یہ زمین جس پر دنیا آباد ہے اس کا رب خدا ہی ہے کیونکہ سورہ ذاریات کے پہلے رکوع کی ۲۳ وین آیت صاف بول رہی ہے فورب السماء والارض انہ لحق مثل ما انکم تنطقون پس آسمان و زمین کے رب کی قسم ہے بیشک یہ امر ایسا ہی حق ہے جیسے کہ تم باتین کر رہے ہو" ظاہر ہے کہ اس زمین کو خدا نے نہ کسی کے ہاتھ بیع کیا ہے نہ کسی کے پاس مکفول ہے لیکن جسکو دیکھو وہ اپنے اپنے مقام پر کچھ نہ کچھ با

بیٹھا ہی اور کہتا ہی کہ ہم ہین زمیندار! یہ خدا کی مہربانی ہی کہ اُسنے اپنی مخلوقات کی
آبادی کیلئے، مکان بنانیکے لئے زراعت کیلئے، سڑک کیلئے تالاب کھدوانے
کنوئین تیار کرانیکے لئے زمین پر تصرف دیدیا ہی۔ اصل زمین تو خدا ہی کی ہی
کیونکہ وہ خالق السموات والارض ہی ھو الذی خلق السموات والارض وہ
رب السماوات والارض ہی مگر چونکہ ہمارے تصرف مین دیدیا ہی اسلئے ہماری زمین
کہی جاتی ہی اور ہم زمیندار کہے جاتے ہین ہم اس زمین کے مالک ہوگئے اور ایسے
مستقل مالک کہ اگر ہماری ملک زمین سے کوئی ایک بالشت ادھر سے اُدھر
کرے تو یہان کی عدالت بھی زبردستی دلوا دیتی ہی اور وہان (آخرت) کی عدالت
کا قانون تو یہ ہی کہ یہی زمین غاصب اور بہشت کے درمیان مین پہاڑ بنکر حائل
ہو جائیگی یون زمین پر ہمارا قبضہ ہی اور ہمین مالک بنا دیا گیا ہی حالانکہ خداوند عالم اپنی
ارشاد ان ارضی واسعۃ مین زمین کو اپنی طرف منسوب فرمایا ہی اور حقیقتاً ہی بھی وہ
اوسکی مگر قبضہ دیدیا ہمکو کہ ہم چاہین آباد کرین یا نہ آباد کرین اسیطرح خدا نے خانہ کعبہ
کو اپنی طرف منسوب کر لیا ہی لیکن اب اُسکو اختیار ہی جسکے قبضہ مین چاہی دیدی جسکو
چاہی اوس کا مالک بنا دے جسکو خاص اس مکان کا مالک بنا دیگا وہی اہل بیت
کہا جاسکیگا ورنہ بیت تو ایک عام لفظ ہی مکہ مین ہر گھر والا اہل البیت بننے کا مدعی
ہو سکتا ہی مدینہ کے ہر گھر والے کہنے لگین کہ ہم اہل البیت ہین اسطرح قیامت تک مدعیونکا سلسلہ ختم ہی
نہ ہوسکیگا بیت اللہ کو جو دیکھا تو اتنی بھی وسعت نہین جتنی دلی کی جامع مسجد مین ہی ہان اگر مسجد الحرام
کے رقبہ سے موازنہ کیا جائے تو ہو سکتا ہے لیکن بیت اللہ کی حدبندی تو خدا نے سورۃ آل عمران
کے دسوین رکوع کی پانچوین آیت مین خود کر دی ہے ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ
مبارکا بیشک سب سے مکان جو الناس[۱] کیلئے بنایا گیا وہی ہے جو بکہ مین ہی مبارک ہی وہ مکان

[۱] پروردگار عالم نے ارشاد فرمایا ہی ان اول بیت وضع للناس بیشک سب سے پہلا گھر جو الناس کیلئے بنایا گیا وہی مبارک منزل ہی جو مکہ
مین ہی گویہ اشارہ معلوم ہوتا ہی کہ الناس سے مراد شاید وہی ذات ہی جسکے متعلق سورہ بقر کے پچیسوین ۲۵ رکوع کی دسوین آیت بیان کر رہی ہی م
و من الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ اگر اس جانفروش کا پتہ لگانا ہو تو دیکھو امام غزالی کی احیاء العلوم

"امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ آبادی کا نام تو مکہ ہے اور جتنی زمین مین خانہ کعبہ واقع ہے اتنی زمین کا نام ہے بکہ" اس سے اُس خاص مکان کا رقبہ بھی معلوم ہوگیا جسکو ہزارون حاجی دیکھ آئے ہین کہ تقریباً نو ہاتھ کی اونچی دیوارین نو نو ہاتھ کے مربع مین ایک چھوٹی سی عمارت ہے نہ اسمین کوئی خاص روم بنا ہوا ہے نہ ہوادان ہے نہ کوئی خاص آرائش ہے جگہ تنگ بیچ بیچ مین دو جگہ پر ستون ہین جسمین ایک آدمی بمشکل شب باش ہو سکتا ہے وہ بھی غربت کیساتھ بسر کرنا چاہے تو امارت کیساتھ اس عمارت مین نہین رہ سکتا۔

اس مکان کی حیثیت بتا رہی ہے کہ اے بندگان خدا اے اونچی اونچی عمارتون کے رہنے والو ذرا ادہر دیکھو! یہ تمھارے معبود کا خاص مکان ہے اس سے سبق لو کہ بندونکو کیسی عمارت بنانا چاہیے۔

جب ہم کو اہل البیت کے معنی معلوم ہوگئے تو آیت کا یون ترجمہ کرنا شاید بیجا نہ ہوگا "اے خاص مکان کے مالکو ہم نے ٹھان لیا ہے کہ تم سے رجس کو دور ہی رکھین اور تمھین پاک ہی رکھین جیسا پاک رکھنا چاہیئے۔

البیت پر حق تصرف قاعدہ کی بات ہے کہ مورث جو مکان بناتا ہے وارث کا اس پر حق تصرف ہوتا ہے اگر دادا کوئی شاندار عمارت بناتا ہے تو پوتا اسپر فخر کرتا ہے۔ پوتا اسپر قابض ہوتا ہے بشرطیکہ پوتا ہو بھی! یہ بھی معلوم ہے کہ اس مکان کو جناب ابراہیمؑ اور جناب اسمٰعیلؑ نے اپنے ہاتھون سے بحکم خدا بنایا اس بنا پر اولاد اسمٰعیل سے جو اہل ہوگا وہی اس بیت کا مالک قرار دینے کے لائق ہوگا۔

البیت کیون بنا کوئی عمارت ہو کوئی مکان ہو بے ضرورت نہین بناتے اسلئے ماننا پڑیگا کہ یہ بیت بھی بلاضرورت نہین بنا ہے۔

جو مکان جس کے لئے بنتا ہے اوسکی طرف منسوب ہوتا ہے چونکہ خدانے اس مکان کو اپنی طرف منسوب کیا ہے اسلیے بیت اللہ کہا جاتا ہے پڑہو سورہ بقر کے پندرہوین رکوع کی چوتھی آیت کا آخری حصہ وعھدنا الی ابراھیم و اسمعیل ان طھرا بیتی للطائفین و العاکفین و الرکع السجود

اور ہمنے ابراہیم و اسماعیل کو اس عہد پر مامور کیا کہ تم دونون (باپ بیٹے) میرے مکان کو طواف کرنیوالون اعتکاف کرنیوالون اور رکوع و سجود کرنیوالون کیلئے طاہر رکھو۔ اس آیت سے ایک نیا انکشاف یہ بھی ہوا کہ اس مکان کی طہارت قایم رکھنے کا عہد دو پیغمبرونکے سپرد ہوا باوجودیکہ انھین دونون بزرگون نے اپنے طیب طاہر ہاتھون سے اسکی ایک ایک اینٹ چنی تھی اس سے آپ سمجھ سکتے ہین کہ جس مکان کو خدا کی خوشنودی کیلئے دو پیغمبرون نے بنایا وہ کیسا طاہر بلکہ اطہر ہوگا اسکے طہرا بیتی کا ترجمہ "طاہر کرو" کسقدر خلاف سیاق ہوا جاتا ہے لہذا مقصود یہ معلوم ہوتا ہے کہ دیکھو اس بیت کو نہایت طہارت کیساتھ تم نے بنایا تو صحیح لیکن اب "اس گھر کی طہارت بھی قایم رہے" دوسرے یہ کہ خدا نے آیت مین اس مکان کو اپنی طرف منسوب کیا اور بیتی فرمایا لیکن محاورہ عرب کے مطابق بیت کا استعمال اُسیوقت صحیح ہوگا جبکہ اس کا مکین بھی ثابت ہوجاے جو اسمین بیتوتت کرے۔ شاید دنیا کا کوئی مسلمان اسبات کے ماننے کیلئے تیار نہ ہوگا کہ خدا خود اسکا مکین ہے یا اسمین بیتوتت کرتا ہے یعنی اسمین شب باش ہوتا ہے کیونکہ مکین ہونا یا شب باش ہونا جسم و جسمانیات سے علاقہ رکھتا ہے اور یہ مسلم ہے کہ خدا جسم و جسمانیات سے بری ہے پس جبکہ نہ تو وہ جسم ہی رکھتا ہے نہ خود شب باش ہوتا ہے نہ غیر کی مجال ہے کہ اسمین بیتوتت کرے تو آخر اس مکان پر بیت کا اطلاق کیونکر صحیح ہوگا۔ اسی لئے ایک ایسے وجود مجسم کے تسلیم کرنیکی ضرورت ہے جو اس مکان مین شب باش ہوکر بیت پر بیت کا صحیح اطلاق ثابت کرسکے پس جو ایسا ہوگا یقیناً اوسکو مظہر صفات خدا کہا جاسکے گا۔ یاد رہے کہ اگر ایسے طیب و طاہر مجسم نفس کا وجود نہ مانینگے تو بیت پر بیت کا صحیح اطلاق نہ ہوسکیگا۔

بیت اللہ کے خصوصیات ایک تو یہ ہے کہ دو پاکیزہ نفوس پیغمبرون نے اپنے طاہر ہاتھون سے بنایا دوسرے یہ کہ جس سرزمین پر یہ مکان بنا وہ مبارک ہوگئی تیسرے یہ کہ جس پتھر پر قدم رکھکر جناب ابراہیم دیوار بلند کرتے تھے وہ پتھر آیت اللہ

بنا دیا گیا - پڑہو العمران کے دسوین رکوع کی چھٹی آیت فیه ایات بنیات مقام ابراهیم اس مین کھلی نشان ہین (از انجملہ) مقام ابراہیم ہی چوتھے یہ کہ جو اس مکان مین داخل ہوا خدا کی پناہ مین آگیا پڑہو سورہ العمران کی اُسی آیت کا بقیہ ومن دخلہ کان امنا پانچوین یہ کہ تمام عالم کے مسلمانون کو حکم ہوا کہ اس مکان کی طرف رخ کرکے چوبیس گھنٹے کے اندر سترہ بار ہمارے سامنے جھکو اور ۳۴ مرتبہ سجدہ کرو چھٹین خصوصیت یہ کہ بغیر اذن دخول کے اس مبارک منزل مین قدم نہ رکھو ساتوین یہ کہ دنیا بھر کے مسلمانو کو تاکید کی گئی کہ مستطیع ہونے پر جہان کہین بھی تمہارا قیام ہو وہان سے ایکمرتبہ اس آستانہ علی پر ضرور حاضر ہونا پڑیگا اور حاضری کو بعد سات مرتبہ اس کے گرد پھرنا ہوگا اور جبتک مکہ مین قیام رہے اس درمیان مین جتنی مرتبہ اس مکان پر حاضری دوگے ہر مرتبہ سات بار قربان ہونا پڑیگا آٹھوین خصوصیت یہ ہی کہ جبسے یہ مکان بنا اسی زمانہ سے اس مکان پر ہرسال جناب اسمٰعیل غلاف چڑہایا کرتے تھے اور آج تک وہی سنت جاری ہی کہ قبل ایام حج نیا غلاف بدلا جاتا ہے جہانتک دیکھا ہی یا سنا ہی کسی مذہب کے کسی معبد پر کسی گرجا پر کسی مندر پر کسی نے غلاف نہین چڑھایا یہ خاص خصوصیت ہے بیت اللہ کی کہ ابتدا ہی سے جناب اسمٰعیل نے پردہ کا اہتمام کیا فقیر نے بہت سوچا کہ آخر حضرت ذبیح اللہ نے یہ رسم کیون ایجاد کی تو سوا اسکے کچھ سمجھ مین نہ آیا یہ قدرتاً انتظام ہوا تھا اور اشارہ یہ تھا کہ اس مکان مین ایک پردہ نشین خاتون آنیوالی ہی جس سے وہ گوہر مراد ملنے والا ہی جو اس بیت مین بیوتت کرکے بیت اللہ پر صحیح اطلاق بیت کا ثابت کردی اسی پردہ کی تحقیق نے یہ پردہ کھولا کہ اہل بیت سے کیا مراد ہی کیونکہ جب ہمکو یہ معلوم ہوگیا بغیر بیوتت بیت کا اطلاق صحیح نہین ہوسکتا تو اب یہ دیکھنا پڑے گا کہ اس بیت مین کسی نے بیوتت کی ہی یا نہین جو اس بیت مین شب باش ہوا ہوگا وہی اہل البیت کہا جاسکیگا دیانت دار کتب بینون پر ظاہر ہی کہ تاریخ مین اہل البیت کے صحیح اور سچے حالات بہ

اکثر پردہ ڈالا گیا ہے اور ان حضرت کے واقعات کو کہین تو گم کر کے کہین کمزور کر کے
دکھایا گیا ہے اسپر بھی حقیقت آشکارا ہو کر رہی ہے چنانچہ مولوی عبید اللہ امرتسری نے
مطالب السئول کا حوالہ دیکر اپنی کتاب عروۃ الوثقی فی خصایص المرتضی مین صاف لکھدیا ہے
"آپ عین خانہ کعبہ مین تولد ہوئے" صفحہ ۲۶۴ سطر ۱۱ جس سے پتہ مل گیا کہ اہل البیت کا مصداق
صحیح کون ہے۔ اب فقیر کہتا ہے کہ علیؑ اہل نہ ہوتے تو بیت اللہ مین پیدا کیون ہوتے اللھم صل علی محمد و آل محمد

شان نزول اب تھوڑی دیر کیلئے ہم آپکو آیت کی شان نزول کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہین
زرا غور فرمائے کہ آیت نہ تو بیت اللہ مین نازل ہوتی ہے نہ بیت الرسول مین اس کا نزول
ہوتا ہے بلکہ علیؑ کے مکان مین نازل ہوتی ہے۔ یہ بھی ایک بلیغ اشارہ ہے اہل فہم کیلئے دوسرا
امر قابل غور یہ بھی ہے کہ آیت اسوقت نہین نازل ہوتی جبکہ علیؑ اپنے مکان مین تنہا ہین
اوسوقت بھی نازل نہین ہوتی جبکہ دختر رسولؐ آپکے مکان مین تشریف لا چکین اسوقت بھی
اسکا نزول نہین ہوتا جبکہ صرف امام حسنؑ پیدا ہو چکے بلکہ اسوقت نازل ہوتی ہے جبکہ
امام حسینؑ بھی پیدا ہو کر اپنے پیرون سے چلنے کے لائق ہو چکے شاید مطلب یہ تھا کہ
جب علی کا گھر بھر لے تو جسطرح علی کا اہل بیت ہونا ہم ثابت کر چکے ہین اوسیطرح
انکے گھر والون کو بھی اسی طرح داخل اہلبیت کر لین۔ یہ وہ مقدس نفوس ہین کہ
انکو اہلبیت خدا کہیے تو بھی درست اور اہلبیت رسول کہئے تو بھی صحیح (اللھم صل علی محمد و آل محمد)
اب وہ معیار معرفت اہل بیت جو قرآن مجید سے استنباط کیا گیا ہے اوسپر جانچو کہ وہ تمام محاسن
ان حضرات مین پائے جاتے ہین یا نہین یہ دوسری بات ہے کہ ازواج رسول مین سے کوئی
اپنا شرف جتانے کیلئے یہ کہدے کہ آیت ہمارے گھر نازل ہوئی؟ جیسا کہ جناب عایشہ نے
فرمادیا کہ آیت میرے گھر نازل ہوئی یا جناب ام سلمہ نے ارشاد فرمایا کہ آیت میرے گھر
نازل ہوئی ایک طرف ان دو بی بیون کا بیان دوسری جانب جناب سلمانہ کی اکلوتی
بیٹی فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کا ارشاد کہ یہ آیت میرے مکان مین نازل ہوئی وہان کوئی شاہد نہین

یہان اسقع کے صاحبزادے شاہد موجود کیئے اب یہان آپکا دل کیا کہتا ہی۔ یہی نا کہ جسکے لئے آیت اُتری اسکا بیان زیادہ قابل اعتبار ہی۔ اسی لئے ہم صرف دختر رسول کی پاک زبان کے تفسیری الفاظ کو لکھکر ختم کر دیتے ہین۔

ترجمہ حدیث کسا جناب سیدہ صلوات اللہ علیہا فرماتی ہین کہ ایکدن میرے والد ماجد میرے غریب خانہ پر تشریف لائے اور فرمایا کہ بیٹی اسوقت میری طبیعت کچھ سست معلوم ہوتی ہی ذرا وہ یمنی چادر[1] لاکر مجھے اچھی طرح اوڑھا دو پس مین نے وہ یمنی ردا لاکر حضرت کو اس سے چھپا دیا اتنے مین کیا دیکھتی ہون کہ آپ کا چہرہ چودہوین رات کے چاند کیطرح روشن ہی۔ ابھی تھوڑی بھی دیر نہوی تھی کہ یکایک میرا فرزند حسنؑ آگیا مجھے سلام کرکے عرض کرنے لگا کہ اماں جان مجھے آپکے یہان تو میرے نانا کے ایسی بھینی بھینی خوشبو[2] محسوس ہو رہی ہی مین نے کہا ہان بیٹا یہ کیا تمھارے نانا چادر اوڑھے ہوے لیٹے ہین یہ سنتے ہی حسنؑ آپکی کیطرف بڑھے اور سلام بجا لاکر عرض کی کیون نانا جان! اجازت ہی کہ مین بھی اس چادر مین آجاؤن ارشاد ہوا ہان ہان بیٹا چلے آؤ پس حسنؑ ردا مین

---

[1] حدیثون سے ثابت ہے کہ جب رسالتمآبؐ پر وحی آتی تھی تو آپکو سردی کی کیفیت محسوس ہوتی تھی آج رسالتمآبؐ کا خاص کرکے فاطمہ ہی کے گھر جانا اور انھین سے چادر طلب فرمانا بتا رہا ہے کہ شاید وحی یون ہی ہوی تھی کہ رسولؐ جاؤ فاطمہؑ کے مکان پر انھین سے چادر لیکر اوڑھ لو ہم آج ایک راز ظاہر کرنیوالے ہین ورنہ آپ راستے ہی سے کسی زوجہ کے مکان کی طرف مڑ جاتے یا کسی صحابی کی ردا مانگ لیتے

[2] سنا ہے کہ امام حسنؑ مین بھی ایک خوشبو تھی امام حسینؑ مین بھی ایک خاص خوشبو تھی جسے رسالتمآبؐ بشوق سونگھا کرتے تھے جناب سیدہؑ مین جدا خوشبو تھی جناب امیرؑ مین علحدہ خوشبو تھی غرض سب کے سب عطر ریاض قدرت مین بسے ہوئے تھے لیکن رسالتمآبؐ کی خوشبو سب پر غالب تھی کہ امام حسنؑ آتے ہی محسوس کرکے دریافت کر بیٹھے قاعدہ ہی کہ اگر کسی عطر کیساتھ اگر دوسرا عطر ملا دیا جاسکے تو خاص خوشبو کا امتیاز مشکل ہوتا ہے تاہم امام حسینؑ نے آتے حس کیا اب دو عطر تازے مخلوط ہوسے عطریت اور بڑھی اور خاص خوشبو کا ادراک دشوار ہوگا لیکن جناب امیرؑ نے آتے ہی پہچان لیا صلوات

داخل ہوگئے ابھی تھوڑی دیر ہوئی ہوگی کہ یکایک میرالالؑ حسینؑ آپہونچا مجھے
سلام کرکے پوچھا امان جان! آپکے یہان تو ایسی اچھی خوشبو بسی ہوئی ہی جیسے
میرے نانا رسولؐ خدا کی خوشبو ہی مین نے کہا ہان بیٹا وہ کیا تمھارے نانا اور تمھارے
بھیا چادر اوڑھے ہوے لیٹے ہین یہ سنتے ہی حسینؑ بھی رواکیطرف بڑھے اور سلام
بجالاکر اجازت لیکے اُسمین داخل ہوگئے اسی اثنا مین حسنینؑ کے والد ماجد
بھی آگئے مجھے بنت الرسول کیساتھ خطاب کرکے سلام کیا مین نے جواب سلام
دیا بیساختہ پوچھنے لگے اسوقت تو تمھارے یہان ایسی نفیس خوشبو مہک رہی ہی
جیسی میرے ابن عم رسولؐ اللہ کی خوشبو ہے مین نے کہا ہان ہان وہ کیا خود بدولت
آپکے دونون فرزند سمیت چادر مین آرام کر رہے ہین یہ سنتے ہی آپ بھی اوسیطرف
متوجہ ہوے اور بابا جان پر سلام عرض کرکے اجازت لے کر کسا مین داخل ہوےؑ
اس کے بعد مین خود بھی بڑھی اور سلام عرض کرکے اذن حضوری لے کر

ؑ امام حسن کا مکان مین داخل ہوتے ہی جناب سیدہ کو سلام کرنا امام حسین کا آتے ہی اپنی مادر گرامی کو
سلام عرض کرنا ہمارے بچون کو سبق دیرہا ہی کہ خاندان رسالت کے ان معصوم بچون سے آداب اخلاق
سکھین اور جب گھر مین داخل ہون تو اپنی ہان کو سلام کرین کیونکہ یہ امام حسن اور امام حسین کی سنت ہی۔

ؑ حسنینؑ کا اجازت لیکر داخل کسا ہونا کچھ ایسا عجیب امر نہین جسدرجہ جناب امیرؑ کا ان بچون کیساتھ
یہ تمنا کرنا کہ مجھے بھی اجازت ہو حیرت مین ڈالتا ہے۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اس پردہ مین کوئی بڑا اشرف
ملنے والا ہے جسکی تمنا کی جارہی ہے۔ اس سے زیادہ حیرت کی بات یہ معلوم ہوتی ہی جس ردا مین شوہر اور
بیٹے اور باپ آرام کر رہے ہین اوسمین داخل ہونیکی جناب سیدہؑ بھی اجازت مانگ رہی ہین اور اذن کے
بعد داخل کسا ہوجانے مین کوئی حجاب نہین آتا اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ یہ جذب خاص کسی اور
جانب سے ہی خدا کی مشیت یہ ہے کہ آج ان پانچون نورانی شمعون کو ایک ہی فانوس مین دکھادے یہ مطلب ہی
کہ جسمانی حیثیت سے تو سب اپنا اپنا نورانی پیکر جدا رکھتے ہین مگر حقیقتاً سب ایک ہی ہین اسمین کوئی راز ضرور ہے
تیسر التعجب خیز امر یہ کہ وہ عزیز نواسے جو خطبہ کی حالتمین بالاے منبر نانا کی گود مین جا بیٹھے۔ نماز کی حالت مین پشت
رسولؐ پر جا بیٹھے یا راہ مین نانا کے کاندھے پر سوار ہوگئے آج ردا مین داخل ہونیکے لئے اجازت لے رہے ہین ذرا اس
حدیث کو تو دیکھو اور جذب کے ساتھ ہی ساتھ رسالتمآب کی جلالت کو دیکھو کہ کھینچے بھی جاتے اور بلا اذن پیغمبر کی اجازت بھی نہین ہی یہ کوئی راز ہی
جو اسقدر اہتمام ہو رہا ہے۔

ردائین پہونچ گئی جب اسطرح پنجتن پاک جمع ہو گئے تو خداوند عالم نے ملائکہ سی

ف ۱ جسوقت رسالتمآبؐ نے ردا طلب فرما کر اوڑھی تھی اوسوقت جناب سیدہ نے دیکھا تھا کہ آپکا چہرہ چمک رہا ہے اسکے بعد باقی انوار مقدسہ کا یکے بعد دیگرے داخل کسا ہونا بتا رہا ہے کہ قدرت کو منظور ہے کہ نور رسالت کو آج چار چاند لگا دین اور ہمیشہ کیلئے یہ مثل جاری ہوجاے۔ یہی باعث تھا کہ جب خدا نے ملائکہ کو اہل کسا کی طرف متوجہ فرمایا ہے تو جبریلؑ نے گھبرا کر پوچھا کہ اس ردا مین آخر کون لوگ ہین حالانکہ جبریلؑ اس گھر کو پہچانتے تھے اس گھر والونکو پہچانتے تھے اس گھر کی ہر ہر چیز کو پہچانتے تھے اسپر بھی دریافت کرنا یا تو کہا جائیگا کہ تجاہل عارفانہ ہے یا خطا معاف آپکی آنکھین کام نکرتی تھین اور سوجھائی دیتا تو کیونکر جبریل نے جب دیکھا تو متفرق طور پر دیکھا پانچ شمعون کو ایک قندیل مین دیکھنے کی نوبت کہان آئی تھی آج تمام انوار نے جو ایک فانوس مین اپنی پوری روشنی دکھادی تو آنکھون مین چکاچوند ہوگئی بیساختہ گھبرا اُٹھے اور عرض کرتے ہین الٓہی یہ کیسا نور ہے جس سے آنکھین خیرہ گی کرنے لگی

آجکل طرح طرح کی روشنیان ایجاد ہوی ہین اونمین ایسے لیمپ بھی ہین جن مین سو بتیون کی روشنی بھر دیگئی ہے کسی لیمپ مین پانسو بتیون کی طاقت ہے کسی مین اس سے بھی زاید قوت ہے اسطرح جتنی طاقت بھر دی جاتی ہے روشنی تیز ہوتی جاتی ہے سو دو سو بتیون کے لیمپ کیطرف تو آپ دیکھ بھی سکتے ہین لیکن ہزار دو ہزار بتیون کی طاقت والے لیمپ پر نگاہ ٹھہرنی مشکل ہے اگر کہین اسکے چوگنی طاقت والے لیمپ آپ نگاہ کرنا چاہین تو اوسکی تیزی سے کچھ سوجھائی نہ دیگا اسیطرح انوار مقدسہ جبتک جدا جدا تھے اوسی کا عالم دوسرا تھا قدرت نے آج ایک ہی فانوس مین جو ملائکہ کو دکھایا تو نہ پہچان سکے نگاہ مین تاریکی پیدا ہوگئی آخر گھبرا کر بول اوٹھے کہ یہ ہین کون؟ اللھم صل علی محمد وال محمد

کہا جا سکتا ہے کہ جناب سیدہ نے ردا اوڑھنے کیوقت ہی جب طلعت دیکھی تھی اوسیوقت داخل کسا ہو جاتین اسکی کیا ضرورت تھی کہ سبکے بعد اپنے خواہش کی اسکی دو وجہین بظاہر معلوم ہوتی ہین اول تو یہ کہ اگر سبکے پہلی خود ہی داخل کسا ہو جاتین تو چادر تطہیر کی رہنمائی کون کرتا یہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قدرت نے خاتون جنت کو چادر تطہیر کا رہنما بنایا تھا اسلئے رکھدیا کہ میری پیاری تمہارا شوہر بھی آے اور داخل کسا ہوے تو تم بھی چلی آنا دوسرا سبب یہ تھا کہ ایسا نہ ہو امت کی بی بیان اس واقعہ کو نظیر قرار دیکے شوہرون پر سبقت کرنے لگین اشارہ یہ تھا کہ عورتو! دیکھو تم بھی خیال رکھنا خبردار کسی امر مین شوہر پر سبقت نہ کر بیٹھنا ۱۲ ر

خطاب کرکے فرمایا اے میرے فرشتو اے میرے آسمان کے ساکنو خبردار ہو جاؤ
مین نے بلند آسمان کو خلق کیا ہی تو گستردہ زمین کو پیدا کیا ہی تو چمکنے والے چاند
کو بنایا ہی تو روشنی دینے والے سورج کو پیدا کیا ہی تو چکر کھانیوالے آسمان کو
قایم کیا ہے تو مواج سمندر کو جاری کیا ہی تو سیر کرنیوالی کشتیون کو چلایا ہی تو ان سبکو
انھین پانچ کی محبت کے سبب سے پیدا کیا ہی جو اس کسا کے نیچے ہین جبریل امین نے یہ سنکر
عرض کی اے پروردگار آخر اس فانوس کے اندر ہین کون قال اللہ تعالی اھلبیت
النبوۃ و معدن الرسالۃ ھم فاطمۃ وابوھا وبعلھا وبنوھا جواب ملائکہ
وہ اہل بیت نبوت اور معدن رسالت ہین وہی فاطمہ ہے اور اسکا باپ اور اسکا
شوہر ہے اور اسکے دونون بیٹے ہین جبریل نے عرض کی پروردگار مجھے بھی اجازت
ہی کہ مین زمین پر جاکر ان پانچون کا چھٹا ہو جاؤن حکم ہوا جا سکتے ہو جبریل ع وادر کسا
کی طرف متوجہ ہو کر عرض کرکے اجازت لیکر داخل کسا ہوے اوسکے بعد

لہ بفاد اول ما خلق اللہ نوری یہ بزرگوار خدا کی ایجاد اول تھے مصلحتاً یہ انوار متفرق کئے گئے تھے اگر کوئی
صانع پہلے پہل کوئی شے بناتا ہی تو اسپر بہت پیار آتا ہے اور بار بار دل یہی چاہتا ہے اسے دیکھین اور اسکا
حسن لوگون کو بھی دکھائین اسلئے یہ اہتمام ہوا کہ یہ انوار مقدسہ یکجا ہو کر جلوہ دکھائین چاہتا تھا جناب ام سلمہ نے
کہ داخل کسا ہو جائین لیکن رسالتمآب نے روکدیا کہ یہ محل دوسرا ہے سلطنت تھا کہ ازواج کی منزل اور ہے اور اہلبیت
کی منزل اور ہے یہان فرشتے پر نہین جا سکتے تم تو انسان ہو۔

لہ ملائکہ کے جواب مین صرف فاطمہ کا نام لینا اور کسی کا نام نہ لینا محض خاطرداری نہین بلکہ علی درجہ کی منزلت ہے
قدرت کو آج یہ دکھانا ہی علی کو تو ہم اہل البیت قرار دے ہی چکے ہین اپنے خاص مکان کا مالک بنا ہی چکے ہین آج سر
علی کی اہلیہ کو علی کے گھر کی مالکہ بناکر یون داخل اہلبیت کر لین۔ ذرا ترتیب الفاظ کو تو ملاحظہ فرمائے فاطمۃ و
ابوھا وبعلھا وبنوھا اسکو یون خیال فرمایئے کہ بیچ مین فاطمہ کی منزل آگے رسالتمآب داہنے بائین حسنین
عقب مین علی بن ابیطالب اسی طرح تو مباہلہ مین تشریف لیگئی تھین اور بالائے جسم کسا یمانی کا شامیانہ ذرا اس
پردہ کو تو دیکھو اس بی بی کی عصمت کا کیا کہنا جسکے آگے نبوت پردہ کئے ہو داہنے بائین امامت کا پردہ پیچھے خلافت
پردہ دار ہو اللھم صل علی محمد وال محمد

لہ آجتک یہی سنتے آئے کہ جبریل ع جب اس در پر آے تو خادم کی حیثیت مین آئے۔ کبھی چکی پیس رہے ہین۔ کبھی بچہ کو لوری
دے رہے ہین مگر آج خبر نہین کیا شان نظر آرہی ہی جبریل کو کہ ان مقدس نفوس کے پہلو مین بیٹھنے کی آرزو کر رہے ہین ان کمل
پوش ہستیون کا عالم ملا اعلی سے دیکھ چکے ہین خیال یہ ہی کہ جہان نگاہ نہین ٹھہرتی وہان قدم کیسے ٹھہرین گے تو خالق سے
درخواست کرتے ہین جواب ملتا ہی اچھا جاؤ لیکن خالی کیا جاؤ گے کچھ تحفہ بھی لیتے جاؤ انما یرید اللہ الخ دیکھو صفحہ ۱۹

خدا کا معزز سلام پہونچا کر عرض کیا خداوند عالم ارشاد فرماتا ہی کہ مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم ہی مین نے آسمان کی یہ بلند عمارت بنالی ہی تو زمین کا فرش بچھایا ہی تو چاند کا چراغ جلایا ہے تو سورج کی شمع روشن کی ہی تو سمندر کے دریا بہائے ہین تو جہازون کے بیڑے بنائے ہین تو یہ بالکل آپ ہی حضرات کی خاطر آپ ہی کی محبت کے سبب سے ہین یا رسول اللہ خدا نے تو مجھے اجازت دیدی ہے اب آپکا حکم ہی مین بھی اس کسا مین آجاؤن ارشاد ہوا ہان بسم اللہ یہ سنتے ہی جبرئیلؑ بھی منزل مقصود مین پہونچ گئے اور سب حضرات کو مخاطب کر کے عرض کیا کہ آنحضرت کیطرف اللہ تعالی نے وحی فرمائی ہی کہ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا اے اہل بیت بجز اسکے کچھ نہین ہی کہ اللہ نے ارادہ کرلیا ہے اس بات کا کہ تم سے الرجس کو دور ہی رکھے اور تمھین پاک رکھے جیسا پاک رکھنا چاہیے۔

علی بن ابیطالبؑ کے گھر مین اس اہتمام کیساتھ آیت کا نزول صاف بتا رہا ہی کہ علی اور علی کے گھر والے ہی اہل البیت ہین اسی لیے جبرئیل نے انھین حضرات کو مخاطب کر کے آیت سنائی اگر ازواج بھی اہل بیت مین شامل کرنیکے لائق ہوتین تو بلالی جاتین اور خدا نے جمع مذکر حاضر کی ضمیر ارشاد فرماکے اپنا مقصود یون ظاہر فرمادیا کہ ازواج سے ہمارا خطاب نہین ہی ورنہ مونث کی ضمیر استعمال ہوتی۔

تاریخ عالم مین تو کوئی ایسا گھر ملا نہ ایسے گھر والے نظر آے زرا اس گھر کی شان تو دیکھو اس گھر والون کی عزت تو دیکھو کہ خدا نے تمام عالم کو جھکا دیا رسالتمآب کے سامنے اور فرمایا وسلموا تسلیما لیکن خود رسالتمآب کو اہل بیت کیطرف متوجہ کردیا اشارہ یہ تھا کہ دنیا تو تمھین تسلیم کرتی ہی لیکن تم اہل بیت کو

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۸ - اے لو بڑے حوصلے سے مگر آستانہ عالی پر پہونچتے ہی ہمت پست ہوئی جاتی ہی آگے بڑھنے کی جرأت نہین ہوتی تب رسالتمآبؐ سے اجازت لیکر داخل کسا ہوتے ہین اور آیت پڑھکر سناتے ہین اللھم صل علی محمد و آل محمد

سلام کرد- دیکھو علامہ سیوطی نے درِّ منثور مین ابن عباس کی زبانی اس عقدہ کو یون کھولا
کہ وہ فرماتے ہین ہم نو مہینے تک برابر اپنی آنکھون سے دیکھا کیے کہ رسالتمآبؐ ہر روز ہر نماز کیوقت
علی ابن ابیطالب کے دروازے پر تشریف لیجا کر فرماتے تھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
اہل البیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا

علی ابن ابیطالب نے بیت اللہ مین پیدا ہو کر ثابت کر دیا کہ ہم اہل البیت ہین اور آیت
علی کے گھر مین نازل ہو کر فیصلہ سنا دیا کہ علی کے گھر والے ہی اہل البیت ہین ازواج رسول نہین
کی شان نزول نے بتا دیا کہ فاطمہ اور فاطمہ کے شوہر اور فاطمہ کے دونون بچون حسن و حسین کے سوا نہ تو کوئی
اس مبارک منزل مین قدم رکھ سکتا ہو نہ کوئی دوسرا اس پاک خطاب کا مستحق ہے۔

اہل البیت کا پتہ مل گیا خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اوسکے فضل سے ہمنے اہل البیت کا پورا
پتہ پا لیا اب ہمکو ضلالت کا کھٹکا نہین رہا اور کامل یقین ہو گیا کہ اب ہم خدا کی مرضی و رسولؐ کے مقصود
کے مطابق صحیح طور پر اعمال بجا لا سکین گے۔

قاعدہ کی بات ہے گھر والے بزرگون کی روش اختیار کر لیتے ہین باپ نمازی ہوتا ہے تو بیٹا بھی نماز کا عادی ہو جاتا ہے
علیؑ ہون یا فاطمہؑ حسنؑ ہون یا حسینؑ یہ سب رسالتمآبؐ کی گود کے پالے ہین ہمارا ایمان ہے یہ حضرات
بھی ٹھیک اوسیطرح وضو کرتے ہونگے جسطرح رسالتمآبؐ کو وضو کرتے دیکھا ہوگا اوسیطرح نماز پڑھتے ہونگے
جسطرح رسالتمآبؐ کو دیکھا ہوگا اسلیے ہر مسلمان کا فرض ہے تلاش کرے اہل بیت کو اور اونکی روش پر چلے تاکہ نجات ہو
اب ہم مختصر رسالہ کو انھین چند مجمل اشارون پر طوالت کے خوف سے ختم کیے دیتے ہین اگر حیات نے مہلت دی تو انشاء اللہ
عنقریب ہم اسی سلسلہ مین "اہلبیت کی نماز" "اہلبیت کا روزہ" "اہلبیت کا وضو" وغیرہ جدا جدا لکھینگے کہ عبادات
مین تو اتفاق پیدا ہو کیونکہ ایکدن خدا کو منہ دکھانا ہے اور "اولین پرستش نماز بود" بھی مسلم ہے۔
اس سلسلہ سے ہمارا مطلب یہی ہے کہ جسطرح مکہ معظمہ مین عرفات کے میدان مین تمام دنیا کے مسلمان ایک ہی
لباس مین نظر آتے ہین اوسیطرح خانہ کعبہ کے چارون طرف ایک خدا کی پرستش کرنیوالی ایک طریقہ پر نماز پڑھتے نظر آئین

حررہ فقیر عرشی کان اللہ لہ

الحمد للہ کہ رسالہ اہل بیت باہتمام محمد صادق پروپرائٹر صادق پریس لکھنؤ احاطہ کمال جان کا گنج سنہ ۱۹۲۶ء مین چھپا

تمام ہندوستان کے شیعہ

مرد اور شیعہ عورتون کے محافل میلاد کی رونق

مومنین و مومنات کی آنکھون سے لگانیکے قابل مقدس و متبرک کتاب رسولؐ اور اہل بیت رسولؐ کے پاک و پاکیزہ خصائل کا سفینۃ محمد و آل محمد کی حیات قدسیہ کا صاف و شفاف آئینہ

مرد پڑہین عورتین پڑہین جوان پڑہین بوڑہے پڑہین سب کیلئے یکسان مفید جس گھر مین یہ مبارک تذکرے پڑھے جاتے ہین رحمت خدا نازل ہوتی ہے کیونکہ اس متبرک کتاب مین محمدؐ و آل محمدؐ کی شان مین کتاب مبین کی روشن آیتین اپنی اپنی جگہ پر تفسیری رموز و نکات ائمہ معصومین کی ولادت کی کیفیتین اہل بیت رسولؐ کے اخلاقی کارنامے معاشرت آل محمدؐ کے سبق آموز افسانے اسلام کی عیدون کی اصلی اور تفصیلی حالتین مدح اہل بیت کے مہکتے ہوئے تازہ بتازہ گلدستے موقع اور محل سے چن دئے گئے ہین اسلئے اس کتاب کا نام ہے گلدستۂ محافل میلاد یہ متبرک کتاب صوبۂ بہار کے مقتدر شیعہ حضرات کی درخواست پر نہایت سلیس اور شیرین زبان مین لکھی گئی ہے ہر شیعہ کے گھر مین اس گلدستہ کا رہنا ضرور ہے

اہل بیت کی نماز

رضویہ دار الاشاعت کا دوسرا رسالہ

کلُّ جدیدٍ لذیذ

کی سچی مثال شیعون کیلئے ایک نعمت غیر مترقبہ راہ نجات کا ہادی صراط مستقیم کا سچا رہنما حکم قرآن اقیموا الصلوۃ کا صحیح مطلب بتانیوالا جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نماز کا اصلی نقشہ کھینچ کر دکھانیوالا نہایت بکار آمد نہایت ضروری اور ہر شیعہ کے گھر مین موجود رکھنے کی قابل

عالیجناب رئیس الحکما مولانا عرشی دامت فیوضہم

کے دل و دماغ کا تازہ ترین اور مہتم بالشان کا اگر دیکھنا ہو تو یہ بیش بہا تحفہ طلب فرما کر ملاحظہ کیجئے جو حسن بیان اور ادائے مطلب کے لحاظ سے اپنا نظیر ہے۔

خود پڑھئے بچونکو پڑھائیے عورتون کو سنائیے احباب کو دکھائیے

یون تو اردو زبان مین بہت سے رسالے آپنے نماز کے متعلق دیکھے ہونگے لیکن سچ عرض کرتا ہون کہ ایسا مدلل ایسا مفصل ایسی جامعیت ایسا حسن بیان ایسی سلاست ایسی دلچسپی اور ایسی برجستگی آپکو کم نظر آتی ہوگی۔ آیت تطہیر سے ابتدا کر کے معانی و مطالب موز و نکات کیساتھ ساتھ مطلب کی بات کی تصریح و تشریح کرتے ہوئے رسولؐ اور اہلبیت کی نماز کا شاندار مرقع اس خوبی سے کھینچا ہے کہ تعریف نہین ہوسکتی زبان اتنی سہل اور بامحاورہ ہے کہ عورتین اور بچے بھی آسانی سے سمجھتے چلے جائین اچھی لکھائی اچھی چھپائی اچھے کاغذ خوبصورت سائز پر طبع ہو کر عنقریب قدردانوں کی خدمتین پہونچانے کی کوشش کیجارہی ہے رفاہ عام کے لحاظ سے قیمت صرف ۳؍ رکھی گئی ہے ۵؍ کا ٹکٹ بھیجکر گھر بیٹھے طلب فرمالیجئے۔

سید فضل عباس ہاشمی۔ نواب کی ڈیوڑھی بنارس